Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون ۲۲۹

روزنامہ

الفضل ربوہ

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ ۔ ۸ شوال ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۴ اخاء ۱۳۵۴ھش ۔ ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۵ء ۔ نمبر ۲۳۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال بغرض علاج لندن میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی طبیعت انفلوئنزا کے اثر کی وجہ سے قدرے ناساز ہے۔ احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے تا دیر سلامت رکھے، بخیریت واپس لائے اور ہر لحظہ اپنی حفاظت اور تائید ونصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مولوی محمد الدین صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ لائلپور کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام عمران احمد تجویز کیا گیا ہے۔ احباب بچے کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

محترم مولانا احمد خاں صاحب نسیم ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (مقامی) تحریر فرماتے ہیں:۔ میرے بیٹے عزیزم ڈاکٹر ناصر احمد پروازی معہ اہل وعیال جاپان روانہ ہوئے ہیں وہ اوساکا یونیورسٹی میں اُردو کے پروفیسر کے طور پر دو سال وہاں قیام کریں گے۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سفر وحضر میں حافظ وناصر ہو اور ان کا وہاں جانا ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔

مجلس انصار اللہ لاہور کا سالانہ اجتماع ملتوی کر دیا گیا

الفضل ۱۰ اکتوبر میں مجلس انصار اللہ لاہور کے ۱۹ اکتوبر کو سالانہ اجتماع کا اعلان شائع ہوا تھا۔ ضلع لاہور کے جملہ انصار صاحبان کی اطلاع کے لئے اب یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ اجتماع بعض وجوہ کی بناء پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔

(ناظم مجلس انصار اللہ ضلع لاہور)

جماعتِ احمدیہ کا تراسی واں جلسہ سالانہ

۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۵ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح ۱۳۵۴ ہجری شمسی مطابق ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احبابِ جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں اِس الٰہی جلسہ میں شامل ہونے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی کوشش کریں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو

ایک بچے کی طرح بن کر اُس کے حکموں کے نیچے چلو

"جو شخص ان سب حکموں (قرآن مجید کے پانچ سو احکام) میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مؤاخذہ کے لائق ہوگا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جُوا اپنی گردنوں پر اُٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔ دُنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا درپیش ہے۔ بلکہ تم اِس لئے اس کی پرستش کرو کہ وہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہیئے پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جائے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوبِ حقیقی اور محسنِ حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔

خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے اُس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کُنجی ہے۔ اور جب تُو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تُو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۴۴۸)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ ر اخاء ۱۳۵۴ ہش
۱۴ ر اکتوبر ۱۹۷۵ء

"مانگنا انسان کا خاصہ ہے اور استجابت اللہ تعالیٰ کا"

(حضرت مسیح موعودؑ)

اس زمانہ میں ہمیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے اسلام کی جو رُوحانی نعمتیں اور برکات میسر آئی ہیں ان میں سے ایک دُعا کی آسمانی نعمت بھی ہے! دعا پر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے خاص زور دیا ہے اور صاف فرمایا ہے:-

اجیب دعوۃ الداع اذا دعان (البقرہ)

یعنی میں دعا کرنے والے کی دعا یقیناً قبول کرتا ہوں۔ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دعا کی اہمیت کو مختلف پیرایوں میں بار بار واضح فرمایا اور بتایا کہ:-

(۱) الدعاء مخ العبادۃ (ترمذی)

یعنی دعا ہی عبادت کی اصل روح اور مغز ہے دعا کے بغیر عبادت اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔

(۲) ان ربکم حیّ کریم یستحی من عبدہ اذا رفع الیہ یدیہ ان یردھما صفراً (بخاری)

یعنی اے لوگو! تمہارا ربّ باحیاء اور سخی ہے وہ اپنے بندے سے حجاب محسوس کرتا ہے کہ جب بندہ اس کی طرف اپنے ہاتھ پھیلائے تو وہ انہیں خالی ہاتھ لوٹا دے۔

تعجب ہے کہ قرآن مجید اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ان واضح تصریحات کے باوجود مسلمانوں نے آہستہ آہستہ دعا کی اہمیت کو فراموش کر دیا اور ان کے بعض بڑے بڑے مفکرین اور راہنماؤں نے بھی اعلانیہ استجابت دعا سے انکار کر دیا اور دُعا کو محض ایک ایسی عبادت قرار دیدیا جو کوئی عظیم تبدیلی پیدا نہیں کرسکتی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دُعا محض رسم کے طور پر رہ گئی ورنہ دِلی کیفیت یہ ہوگئی کہ ؎

یوں تو معلوم ہے انجام دُعا کیا ہوگا
دِل کی تسکین کو ہم ہاتھ اُٹھا لیتے ہیں

یہ تھی وہ کیفیت جس کے درمیان اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ آپ نے اسلام کے ایک بطلِ جلیل کی حیثیت سے جہاں دیگر اسلامی اور قرآنی صداقتوں کو واضح فرمایا وہاں دُعا کی حقیقت پر بھی جو پردے امتدادِ زمانہ کی وجہ سے پڑے ہوئے تھے انہیں بھی ہٹایا اور دُنیا کو بتایا کہ:-

(۱) "دعاؤں میں بلاشبہ تاثیر ہے اگر مُردے زندہ ہو سکتے ہیں تو دُعاؤں سے۔ اور اگر اسیر رہائی پا سکتے ہیں تو دُعاؤں سے اور اگر گندے پاک ہو سکتے ہیں تو دُعاؤں سے"۔ (لیکچر سیالکوٹ)

(۲) "تو دعا کے لئے جب کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی۔ اور تو خدا کی قدرت کے وہ عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں۔ ... ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وُہی دیکھتے ہیں جو صدق و وفا سے اُس کے ہوگئے ہیں، وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اُس کے صادق اور وفادار نہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا"۔ (کشتی نوح)

حضور علیہ السلام نے دُعا کی فلاسفی کو نہایت آسان، عام فہم اور سادہ الفاظ میں یوں بیان فرمایا:-

"ایک بچہ جب بھوک سے بیتاب ہوکر دُودھ کے لئے چلاتا اور چیختا ہے تو ماں کے پستان میں دُودھ جوش مار کر آجاتا ہے۔ بچہ دُعا کا نام بھی نہیں جانتا لیکن اس کی چیخیں دُودھ کو کیونکر کھینچ لاتی ہیں؟ اس کا ہر ایک کو تجربہ ہے۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ مائیں دُودھ کو محسوس بھی نہیں کرتیں مگر بچہ کی چلاہٹ ہے کہ دُودھ کو کھینچ لاتی ہے تو کیا ہماری چیخیں جب اللہ تعالیٰ کے حضور ہوں تو وہ کچھ نہیں کھینچ لاتیں؟ آتا ہے اور سب کچھ آتا ہے مگر آنکھوں کے اندھے جو فاضل اور فلاسفر بنے بیٹھے ہیں وہ دیکھ نہیں سکتے۔ بچّہ کو جو مناسبت ماں سے ہے اس تعلق اور رشتہ کو انسان اپنے ذہن میں رکھ کر اگر دُعا کی فلاسفی پر غور کرے تو یہ بہت آسان اور سہل معلوم ہوتی ہے۔ ..... مانگنا انسان کا خاصہ ہے اور استجابت اللہ تعالیٰ کا"۔ (ملفوظات جلد اوّل ص۱۲۹)

دُعا کی یہ وہ حقیقت ہے جو قرآن کریم اور رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائی اور جسے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا پر واضح فرمایا۔ ہم میں سے جس نے بھی سچے دل سے اور حقیقی درد و اضطراب کے ساتھ دُعائیں کیں وہ اس امر کا گواہ ہے کہ اسے قبولیت دعا سے نوازا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ دُعا پر ایک زندہ حقیقت کی طرح ایمان رکھتی ہے اور بار ہا اسکی اس تاثیر کا اجتماعی رنگ میں بھی اور انفرادی طور پر بھی مشاہدہ کرچکی ہے جس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:-

" دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسبابِ طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دُعا ہے"۔ (برکات الدعا)

اس وقت بنی نوعِ انسان کے جو کوائف ہیں اسلام جن حالات میں سے گذر رہا ہے۔ ہماری جماعت کو اور ہمارے وطنِ عزیز کو جو مسائل درپیش ہیں وہ سب اس امر کے مقتضی ہیں کہ احبابِ جماعت موجودہ ایام میں دُعاؤں پر خاص زور دیں۔ جیسا کہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی متعدد بار ارشاد فرمایا ہے۔ ایک زندہ حقیقت کے طور پر دُعا پر ایمان رکھنے کی وجہ سے یہ ہماری خاص ذمہ داری ہے کہ ہم موجودہ ایام میں یہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ بنی نوعِ انسان کو ہلاکت کی راہ سے محفوظ رکھتے ہوئے اپنی رضا کے راستے پر چلنے کی توفیق بخشے۔ اسلام کو سربلند کرے، وطنِ عزیز کو ترقی، اور خوشحالی کی راہ پر گامزن کرے اور ہمارے قافلہ سالار سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ کے ساتھ بخیر و عافیت اپنے مرکز میں واپس لائے اور ہر لمحہ حضور کا حافظ و ناصر ہو اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے سلسلے میں اُس نے جو بشارتیں دے رکھی ہیں اُنہیں جلد پورا کرے اور اس سلسلے میں جماعت احمدیہ پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے اسے پُورا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

جو مر کر مر نہیں سکتے وہ پروانے سلامت ہیں

بحمد اللہ کہ ہم رِندوں کے میخانے سلامت ہیں
وہ ساقی اب بھی زندہ ہے وہ پیمانے سلامت ہیں

سرِ محفل جو بٹتی تھی وہ صہبا اب بھی بٹتی ہے
بوقتِ شب جو پیتے تھے وہ مستانے سلامت ہیں

جو بُجھ کر بجھ نہیں سکتیں وہ شمعیں اب بھی روشن ہیں
جو مر کر مر نہیں سکتے وہ پروانے سلامت ہیں

خردمندانِ عالم جن کی کرتے ہیں ثنا خوانی
مسیحائے محمدؐ کے وہ دیوانے سلامت ہیں

جو رُوئے حق پہ شیدا تھے وہ گھر آباد ہیں اب بھی
جو ذِکرِ حق کے خوگر تھے وہ کاشانے سلامت ہیں

ہمیں احساس کیا ہوتا مبشّر تشنہ کامی کا
جو اُن آنکھوں سے اُترے تھے وہ میخانے سلامت ہیں

(مبشّر احمد راجیکی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اُس کی حمد و ستائش

مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان ۔ بلاک ڈی (۲/۱) ڈیرہ غازیخان

ایک صحابی نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضور اسلام کے احکام تو بہت ہیں۔ میں کس کس پر عمل کروں۔ مجھے کوئی ایسی بات بتایئے کہ میری بخشش ہو جائے۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت کیا کر۔ یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا ذکر کثرت سے کیا کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا
لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ
(جمعہ ۱۱)

کسی اور عبادت کے متعلق کثیر کا لفظ نہیں آیا۔ صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر کے متعلق کثیر کا لفظ آیا ہے۔ قرآن کریم میں ایک اور جگہ بندوں کی صفات کے متعلق فرمایا گیا ہے

یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا
وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ (آل عمران)

کہ وہ اُٹھتے بیٹھتے سوتے اور جاگتے خدا کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ یعنی کوئی دم بھی ان کا ذکر الٰہی سے خالی نہیں ہوتا۔ دنیا کا کاروبار بیع و تجارت ان کو یاد الٰہی سے نہیں روک سکتے ان کی حالت دست بکار و دل بایار والی بات ہوتی ہے۔

عارفین کا مقولہ ہے کہ جو دم غافل سو دم کافر اور یہ بالکل صحیح ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لئے بنایا ہے عبادت تو اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کے ذکر کا دوسرا نام ہے۔ قرآن کریم میں آیا ہے:۔

اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ
مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ
فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ
(الجمعہ ۱۰)

یعنی جب جمعہ کی اذان ہو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے جلدی سے مسجد میں آ جاؤ۔ یہاں نماز کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کہا اور جب جمعہ کی نماز ختم ہو جائے تو اپنے کام پر چلے جاؤ اور پھر بھی اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کیا کرو۔ غرض سب عبادتوں کا خلاصہ اُس کی یاد اور اس کا ذکر ہی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ ذاکر بندے ہی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہیں۔ چاہے وہ مردوں میں سے ہوں یا عورتوں میں سے اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔

وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا
وَّالذّٰکِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰہُ
لَھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا
عَظِیْمًا
(احزاب)

پس اللہ تعالیٰ کی یاد میں بہت بڑی برکات ہیں جس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو اُس مجلس کی طرف خود خدا تعالیٰ متوجہ ہو جاتا ہے اور فرشتوں سے کہتا ہے کہ ان سب کے لئے میری طرف سے مغفرت کا وعدہ۔ انبیاء اور صلحاء نے ذکر اللہ پر بہت زور دیا ہے کیونکہ اس سے قلب کی صفائی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے محبت بڑھتی ہے۔ جب اس کا بار بار ذکر ہوگا اور اس کی حمد و ثنا ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ سے قرب بڑھے گا اور جب قرب بڑھے گا تو اللہ تعالیٰ کے انعامات بھی ملیں گے کیونکہ انعامات مقربین کو ملتے ہیں۔ غیروں کو کون نوازتا ہے ہاں ان سے کھل کر بات کرتا ہے۔ جب بندہ خدا کو یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی بندہ کو یاد کرتا ہے

فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ
(البقرہ ۱۵۳)

اور جس بندہ کو خدا یاد کرے اُس کی خوش قسمتی میں کیا شک ہو سکتا ہے ایک بار رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کو فرمایا کہ میرا قرآن سنو۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اُبی کو قرآن سناؤ۔ اُبی نے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ مگر یہ تو فرمایئے کہ کیا خدا تعالیٰ نے میرا نام لے کر کہا تھا کہ اسے سناؤ۔ فرمایا۔ ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام لے کر کہا تھا کہ اُبی کو سناؤ۔ اُبی یہ سُنکر خوشی سے سجدہ میں گر پڑے اور کہا اپنے مولیٰ پہ قربان جاؤں۔ میرے رب نے مجھے میرے نام سے یاد کیا ہے یہ میری کتنی خوش قسمتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب بندہ اپنے مولیٰ کو یاد کرتا ہے تو اس میں ایک روح ناطق پھر دی جاتی ہے جو بندہ کے پکار کا جواب دیتی ہے یہ بات اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ سے ثابت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ بندہ کا ایک مرتبہ کی پکار کا دس مرتبہ جواب ملتا ہے۔ چونکہ درمیان میں پردہ ہے۔ اس لئے ہم اُس کا جواب سن نہیں سکتے اور یہ پردہ اس وقت اُٹھتا ہے۔ جب بندہ عشق و محبت میں ترقی کرتے کرتے عین الیقین کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ تب وہ اپنی پکار کا جواب سنتا ہے۔ قرب کی منزل پر پہنچ کر وہ اپنے رب کو سناتا بھی ہے اور سنتا بھی ہے۔ مثنوی میں مولانا رومیؒ نے ایک حکایت لکھی ہے۔ کہ ایک شخص رات کو اللہ اللہ کر رہا تھا۔ شیطان نے دیکھا تو اُسے کہا۔ ارے بے وقوف چپ کر۔ کب تک یہ بکواس کرتا رہے گا۔ تو نے جو اللہ اللہ کی رٹ لگائی ہے۔ کبھی ادھر سے جواب بھی پایا ہے۔ جب وہاں کوئی شنوائی نہیں ہوتی تو اس رونی صورت سے کب تک اللہ اللہ کرتا رہے گا۔ وہ شخص شیطان کی بات سن کر سخت دل شکستہ ہوا۔ اس نے سر جھکایا تو نیند آ گئی دیکھتا ہے کہ حضرت خضر تشریف رکھتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ ارے نادان تو نے ذکر کیوں چھوڑ دیا۔ کیا اس ذکر سے پشیمان ہو گیا۔ اُس نے جواب دیا ہاں۔ مجھے اس کا جواب نہیں ملتا۔ اسلئے فکرمند ہوں کہ کہیں بارگاہ کا دروازہ مجھ پر بند تو نہیں ہو گیا۔ حضرت خضر نے فرمایا۔ مجھ سے خدا نے ارشاد فرمایا ہے کہ تجھے کہہ دوں کہ اے فریب خوردہ انسان تو جو اللہ اللہ کا ذکر کرتا ہے۔ وہ ہماری صدائے لبیک ہی تو ہے اور وہ عجز اور سوز جو تیرے دل میں پیدا ہوتا ہے وہ ہمارا فرستادہ ہی تو ہے۔ کیا ہم نے تجھے اس کام پر نہیں لگایا کیا ہم نے تجھے اس ذکر میں مشغول نہیں کیا تیرا خوف خدا اور عشق الٰہی ہماری عنایت کی کمند ہے۔ اور تو جو بار بار یارب یارب کہتا ہے تو ہر "یارب" میں ان گنت "لبیک" کی آوازیں چھپی ہوئی ہیں۔ چونکہ درمیان میں پردہ ہے۔ اسلئے تو بے خبر ہے۔

پس حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے یاد کرنے والے کے پاس ہوتا ہے اور جب تک وہ یاد الٰہی میں مصروف رہتا ہے وہ اس کی رحمت اور مغفرت سے حصہ پاتا رہتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے ایک بار اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اے میرے رب اگر تو قریب رہتا ہے تو میں تجھے آہستہ سے پکاروں اور اگر تو کہیں دور ہے تو زور سے پکارا کروں کیونکہ اے میرے رب! میں تیری خوبصورت آواز کو سنتا ہوں لیکن تو نظر نہیں آتا پس مجھے بتا کہ تو کہاں رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا موسیٰ جس وقت کوئی بندہ مجھے یاد کرتا ہے۔ میں اس کے پاس بیٹھا ہوا ہوتا ہوں۔ اور جب وہ مجھے پکارتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں کتب میں آتا ہے کہ اہل اللہ کی مجلسیں گرمایا کرتے تھے اور اپنے عقیدتمندوں کو اس کی تلقین کرتے رہتے تھے اور یہ سچ ہے کہ یاد حق روح کی غذا ہے من کی تسکین ہے دل اسی سے زندہ رہتا ہے ؎

یاد حق آمد غذا ایں روح را
مرہم آمد ایں دل مجروح را

اور جو دل خدا کی یاد سے غافل ہے وہ مردہ ہے اور جب دل مر گیا تو باقی کیا رہا۔

اللہ تعالیٰ یاد ذکر کا مستحق اس لئے بھی ہے کہ اس نے انسان پر اتنے احسانات کئے ہیں کہ وہ ان کو شمار بھی نہیں کر سکتا اور نہ وہ اس کے وہم میں آ سکتے ہیں اتنی رحیم و کریم اور محسن ذات کے لئے اگر حمد و ستائش نہ ہو تو کتنی ناشکرگذاری ہے۔ پس وہ ذات جس سے انسان کا سچا اور حقیقی تعلق ہے۔ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اس کی جناب میں تقاضا یہی ہے کہ دن رات اس کی حمد و ثنا میں انسان ہمیشہ رطب اللسان رہے اور یہی کم سے کم شکرگذاری ہے۔ ورنہ اس کی ثنا کا حق ادا نہیں ہو سکتا اور یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہی کہنا پڑتا ہے کہ ؎

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

اللہ تعالیٰ ہمیں ذاکرین کے گروہ میں شامل کر دے۔ آمین۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو
بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتٰکم بالخیر

چوہدری حسن دین صاحب درویش قادیان

میرے بزرگ بھائی چوہدری حسن دین صاحب ولد چوہدری فضل دین صاحب درویش قادیان بقضائے الٰہی ۲۸ جون کو قادیان میں وفات پا گئے اور جس کا اعلان ۳۰ جون کے روزنامہ الفضل میں ہو چکا ہے۔ آپ کی پیدائش ۳ اپریل ۱۹۰۳ء کو بمقام قادیان ہوئی۔ والد صاحب مرحوم نے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت اقدس میں برائے دعا و تجویز نام پیش کیا۔ حضور نے پیار و دعا کے ساتھ حسن دین نام تجویز فرمایا اور یہ خبر ماہ اپریل ۱۹۰۳ء کے اخبار البدر میں شائع ہوئی۔

وفات سے پہلے آپ کو وقتاً فوقتاً دو دفعہ خواب میں کوئی بلانے آیا۔ مگر ہر دفعہ آپ نے بلانے والے کو یہی کہا کہ ابھی میری تیاری نہیں۔ بلکہ فلاں کی ہے اور دونوں دفعہ آپ نے . . .

- - - - - - - - - -

- - - - - - - - - -

ان خوابوں کو سناتے ہوئے یہ تعبیر بتائی کہ ان کی عمر ابھی باقی ہے۔ البتہ جن دو اشخاص کی آپ نے نشاندہی کی تھی وہ عین تعبیر کے مطابق فوت ہوئے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ کی رضا آپ کی وفات کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
اور یوں آپ نے اپنے مقدس عہد کی پاسبانی کرتے ہوئے اپنی جان دین کی راہ میں نثار کر کے ہمارے خاندان کو فخر کا مقام بخشا۔

ملکانہ شدھی کی تحریک کے زمانہ میں بھی امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے فوراً میدان عمل میں پہنچ گئے اور چھ ماہ تک وہاں ارد گرد کے نواح میں رضاکارانہ خدمت کرنے کی توفیق پائی اور اسی طرح ملکی تقسیم کے وقت قادیان سے پاکستان میں آمد پر جب عاجز حضرت المصلح الموعودؓ کی تحریک پر بطور درویش قادیان جانے کے لئے تیار ہو کر ظفروال سے لاہور پہنچا اور ان کی قیام گاہ پر ٹھہرا تو میری تیاری وغیرہ کو دیکھ کر فرمایا کہ کہاں کی تیاری ہے۔ جب عاجز نے درویشانِ قادیان میں نام درج کرانے اور قادیان میں رہنے کی خواہش ظاہر کی۔ تو خود اس خاکسار کی بجائے خود جانے کے لئے آمادگی ظاہر کی تا میں اپنے کمسن بچوں سمیت اس صبر آزما قربانی کے باعث کسی ابتلا میں نہ پڑ جاؤں۔ بہرحال آپ صبح عاجز کو ساتھ لے کر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خود قادیان دارالامان جانے کے لئے حضرت میاں صاحب کو راضی کر لیا۔ مرحوم درویش بھائی کا یہ مشفقانہ و رحم دلانہ قربانی کا جذبہ عاجز کے لئے قابل تقلید و ناقابل فراموش یاد بن گیا ہے۔ بہرحال اس موقعہ پر آپ خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔ خاکسار نے کچھ مالی پیشکش کی کوشش کی لیکن آپ ان چیزوں سے قطعاً بے نیاز تھے بہرحال آپ نے صبر آزما حالات میں درویشانہ زندگی کا یہ ۲۷ سالہ طویل عرصہ سکون اور فخر و خوشی سے گذارا اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر چیز سے بے نیازی کا قابل رشک نمونہ پیش کیا آپ کی وفات سے جہاں فقدان کا صدمہ ہے۔ وہاں آپ کے شاندار انجام پر فخر بھی ہے۔

آپ جب بھی قادیان سے پاکستان تشریف لاتے تو آپ کو یہی خوف رہتا کہ کہیں میری موت ہی یہاں واقع ہو جائے دوسرا خوف آپ پر یہ طاری رہتا کہ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ اہل و عیال و وطن و دیگر عزیزان کی محبت غالب آ جاوے اور آپ یہیں رہ جائیں۔ ایک دفعہ تین ماہ کے ویزا پر جو پاکستان آئے تو دو ہی ماہ کے بعد واپس جانے کی تیاری شروع کر دی۔ استفسار پر آپ نے فرمایا کہ انہوں نے جو صبر و رضا کا پتھر دل پر رکھا ہوا ہے وہ بوجہ اہل و عیال کی محبت کے اپنی جگہ سے ڈھلکتا نظر آتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

محمد عبد اللہ باجوہ
ظفروال ضلع سیالکوٹ

محترم چوہدری محمد دین صاحب مرحوم آف تلونڈی موسے خاں

محترم برادرم چوہدری محمد دین صاحب لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۷۵ء کو انتقال فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم قریباً چار سال سے بیمار چلے آ رہے تھے لاہور میں میو ہسپتال میں داخل ہو کر آپ نے ہرنیا کا اپریشن کرایا تھا۔ مختصر سا عرصہ تو آپ کو آرام رہا لیکن بعد میں آپ کو پیشاب کے رک رک کر آنے کی تکلیف شروع ہو گئی جو جان لیوا ثابت ہوئی۔ آپ نے اس قدر لمبی بیماری کا عرصہ نہایت صبر و سکون سے گذارا اس دوران آپ کا ایک فرزند ظہور احمد ۱۹۷۱ء کی جنگ کے دوران مشرقی پاکستان میں شہید ہو گیا۔ ایک لڑکا اقبال احمد دماغی عارضہ کی وجہ سے کہیں چلا گیا اور بعض اور وجوہ کی وجہ سے آپ کی صحت بہت متاثر ہوئی لیکن آپ نے کبھی کسی کے سامنے بے صبری کا اظہار نہیں کیا تھا۔ آپ مولا کی رضا پر راضی رہنے والے تھے۔ جب تک صحت نے اجازت دی۔ باقاعدہ پانچ وقت نماز مسجد میں جا کر ادا کرتے رہے نماز تہجد کی بھی بڑی پابندی کرتے تھے۔ مرکز سے کوئی بھی نمائندہ آ جاتے اسے مل کر بہت خوش ہوتے اعزاز و اقارب سے حسن سلوک سے پیش آتے احمدیت کے سچے عاشق تھے عمر قریباً ۷۰ سال تھی۔ آپ کی بیماری کے دوران میں آپ کی بیوہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اور آپ کی لڑکی رسول بی بی صاحبہ نے تیمارداری کا حق خوب ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے آمین۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے آپ کے پسماندگان ایک بیوہ۔ چار لڑکے اور ایک لڑکی کا خود محافظ اور کفیل ہو۔ محمد نواز [illegible]

سالانہ اجتماع میں شمولیت

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ مورخہ ۲۴-۲۵-۲۶ اخاء (اکتوبر) ۱۳۵۴ہش/۱۹۷۵ء ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ خدام کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت اختیار کرنا چاہیئے اس میں شمولیت کے لئے ہر مجلس کو کوائف داخلہ فارم بھجوائے جا چکے ہیں ہر خادم آتے ہوئے انہیں پُر کر کے قائد صاحب کے تصدیقی دستخطوں کے ساتھ ہمراہ لائے (یاد رہے کہ یہ فارم پُر کر کے ساتھ لانا ہے پہلے بھجوانے کی ضرورت نہیں) مقام اجتماع کے باہر دفتر بیرون میں یہ فارم پیش کرنے پر آپ کو ایک رجسٹریشن ٹکٹ جاری کیا جائے گا۔ اس رجسٹریشن ٹکٹ کے بغیر اجتماع میں داخلہ ممکن نہ ہو سکے گا۔ دفتر بیرون انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۳ اخاء تین بجے بعد دوپہر کام شروع کر دے گا۔ خدام آتے ہی رجسٹریشن ٹکٹ حاصل کر لیں۔ تاکہ بعد میں کسی قسم کی دقت کا سامنا نہ ہو۔

امید ہے کہ آپ ان تمام امور کی پابندی فرماتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر اس عظیم روحانی اجتماع سے کما حقہ استفادہ کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(منتظم بیرون سالانہ اجتماع
خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا: مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب انصاری چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ کئی دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ مکرم محمد اکرم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ کی طبیعت عرصہ چار ماہ سے ناساز چلی آ رہی ہے کاروبار کرنے سے معذور ہیں۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب عزیز پاکپتن کی والدہ محترمہ بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے

مجلس انصار اللہ کا اجتماع ۳۱ اکتوبر یکم اور ۲ نومبر کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ
(قائد عمومی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۳

وعدہ کنندگان سرائے خدمت

(۳)

نام وعدہ کنندہ	مجلس	رقم وعدہ	وصولی رقم
مجلس خدام الاحمدیہ	ٹھٹھہ جوئیہ	۵۰۰/-	۱۰/-
"	۴۶ شمالی	۵۰۰/-	—
"	"	۵۰۰/-	—
"	۸۸ شمالی	۵۰۰/-	—
"	سرگودھا چھاؤنی	۵۰۰/-	—
مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب گوندل	۳۲ جنوبی	۵۰۰/-	—
" محمد سعید صاحب قائد مجلس	رکھ چراگاہ	۵۰۰/-	—
" محمد حیات صاحب	"	۵۰۰/-	—
" خان محمد - محمد عظیم خان " غلام سرور صاحبان	۸۱ جنوبی	۵۰۰/-	—
" محمد حیات صاحب	"	۵۰۰/-	—
" عبدالمنان صاحب فیاض قائد مجلس	میانی	۵۰۰/-	—
" میاں عبدالبصیر صاحب نون	ہلال پور	۵۰۰/-	—
مجلس خدام الاحمدیہ	ڈیرہ چانن خان	۵۰۰/-	—
"	کوٹ مومن	۵۰۰/-	—
مکرم میاں مبارک احمد صاحب	لائل پور	۵۲۰/-	۵۲۰/-
" ملک عبدالحلیم صاحب	"	۵۲۰/-	۵۲۰/-
مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ	"	۵۲۰/-	—
مکرم مبارک احمد صاحب ساہی	"	۵۵۵/-	۵۰/-
" منصور احمد صاحب ساہی	"	۵۲۰/-	—
" چوہدری افتخار احمد صاحب	"	۵۲۰/-	—
" امیر الدین صاحب ناصر	"	۵۲۰/-	۵۰/-
" چوہدری شبیر احمد صاحب	"	۵۲۰/-	۵۰/-
" ڈاکٹر رشید احمد صاحب	"	۵۲۰/-	۱۰۰/-
مجلس حلقہ مسجد فضل	"	۵۲۰/-	—
" " کریم نگر	"	۵۲۰/-	—
" " زرعی یونیورسٹی	"	۵۲۰/-	۴۲/-
" اطفال الاحمدیہ	"	۵۲۰/-	۹۶/-
مکرم منصور اقبال احمد صاحب طفل	"	۵۵۵/-	—
مجلس عاملہ قیادت ضلع	"	۵۰۰/-	—
مکرم ملک حفیظ الدین خان صاحب	"	۵۲۰/-	۲۶۰/-
" نسیم احمد صاحب کریم نگر	"	۵۲۰/-	۷۵/-
" نذیر احمد صاحب پیپلز کالونی	"	۵۰۰/-	۵۰/-
" چوہدری اعجاز احمد صاحب جناح کالونی	"	۵۰۰/-	۲۵/-
مجلس خدام الاحمدیہ سمن آباد	"	۵۲۰/-	—
مکرم شیخ عبدالمجید صاحب بذریعہ شیخ خالد مسعود صاحب	"	۵۰۰/-	۱۰۰/-
محترمہ صفیہ اختر صاحبہ بنت چوہدری محمد اسماعیل صاحب	"	۵۰۰/-	—
مکرم خلیل احمد - محمد ارشد محمد شریف صاحبان	۶۹ ر۔ب گھسیٹ پورہ	۵۰۰/-	—
مجلس خدام الاحمدیہ	" "	۵۰۰/-	—
مکرم بشیر محمد صاحب ولد غلام رسول صاحب	۶۹ ر۔ب گھسیٹ پورہ	۵۰۰/-	—
" حافظ عبدالبخش صاحب ولد لعل دین صاحب	" "	۵۰۰/-	—
" عبدالرحمن صاحب ولد اللہ داد صاحب	" "	۵۰۰/-	—
محترمہ عزیز بیگم صاحبہ مرحومہ والدہ منیر احمد صاحب	" "	۵۰۰/-	—
مکرم مقصود احمد - داؤد احمد صاحبان	" "	۵۰۰/-	—
مجلس خدام الاحمدیہ	۱۹۶ ر۔ب لاٹھیانوالہ	۵۰۰/-	—
مکرم مبشر احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ	" "	۵۰۰/-	—
" رشید احمد صاحب ولد محمد بخش صاحب	۹۶ گ۔ب ہریچ	۵۲۰/-	—
مجلس خدام الاحمدیہ	"	۵۲۱/-	—
"	۴۴۶ گ۔ب ٹھٹھہ کالو	۵۰۰/-	۳۱۷/-
مکرم مقصود احمد صاحب باجوہ	۵۵۹ گ۔ب	۵۰۰/-	۱۲/-
مجلس خدام الاحمدیہ	۵۶۳ گ۔ب	۵۰۰/-	—

مطالعہ کتب

ماہ اکتوبر میں مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سبز اشتہار" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین سے التماس ہے کہ وہ خدام سے مطالعہ کرائیں اور اپنی مساعی سے مرکز کو مطلع کریں۔

(مہتمم تعلیم)

اعلان دار القضاء

مکرم شیخ محمود الحسن صاحب ۲۹۵/۶ مرور روڈ لاہور چھاؤنی لاہور نے دار القضاء کو بتایا ہے کہ میرے والد مکرم ڈاکٹر لعل محمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے ذاتی کھاتہ صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت مبلغ -/۳۲۱۶ روپے موجود ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔

(۱) شاکرہ خاتون صاحبہ دختر مرحوم (۲) رفیق محمد جان صاحب (۳) لئیق محمد جان صاحب پسران محبوب النساء صاحبہ مرحومہ دختر۔

استدعا ہے کہ رقم مذکورہ بالا مرحوم کے وارثان میں بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

دعائے مغفرت

محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری امام بخش صاحب دریا خان مری ضلع نوابشاہ (سندھ) ۱۱؍ستمبر کو بعمر ۹۰ سال وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ بہت نیک، اسلام اور احمدیت کی فدائی اور جاں نثار خاتون تھیں۔ بہت مہمان نواز تھیں۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے چار لڑکوں اور تین لڑکیوں (جو بفضل اللہ تعالیٰ سب مخلص احمدی ہیں) کے علاوہ قریباً یکصد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔

بوجہ موصیہ ہونے کے جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں ۱۳؍ستمبر کو محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم صوفی خدا بخش صاحب زیروی نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(چوہدری عبدالحق۔ ربوہ)

اجتماع خدام (۲۴، ۲۵، ۲۶؍اکتوبر ۱۹۷۵ء) میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔ (معتمد مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری والدہ صاحبہ محترمہ کی وفات

(مکرم مولوی محمد منور صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ)

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ خاکسار کی والدہ صاحبہ محترمہ عید الفطر کے دن ۸؍ اکتوبر ۱۹۷۵ء کو بوقت شب اس دارِ فانی سے انتقال فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ کچھ عرصہ سے خاکسار کے ہاں ربوہ میں مقیم تھیں۔ ہمارے محلہ فیکٹری ایریا کے احباب و خواتین اور دوسرے عزیزوں اور دوستوں نے مومنانہ اخوت و محبت کا عمدہ مظاہرہ کرتے ہوئے ہمارے ساتھ دلی ہمدردی فرمائی اور تجہیز و تکفین میں پورا حصہ لیا۔ عید سے دوسرے دن عصر کی نماز کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے کو لبازار میں جنازہ کی نماز پڑھائی اور بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

مرحومہ کو خاکسار کی تربیت کا بڑا خیال تھا۔ بچپن میں نماز یاد کرائی اور باجماعت نماز کا پابند بنایا۔ قرآن مجید پڑھایا اور اس پر عمل کرایا۔ چونکہ خاکسار کے علاوہ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی اس لئے خاکسار کا وجود ان کی ساری محبت کا مرکز بن گیا۔ جب تحریک جدید کے ماتحت زندگی وقف کر کے مجھے مشرقی افریقہ بھجوایا گیا تو مرحومہ نے پچیس چھبیس سال کا عرصہ بڑے صبر سے گزارا اور خاکسار کے بچوں کے ساتھ ربوہ میں قیام رکھا۔

والدہ محترمہ نمازوں کی پابندی کا خاص اہتمام فرماتیں اور اوّل وقت میں ادا کرنے کی کوشش کرتیں۔ نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔ قرآن مجید کی تلاوت بھی باقاعدگی سے کرتیں۔ ربوہ میں قیام کے دوران بہت سے بچوں اور بچیوں کو قرآن مجید ناظرہ ختم کرایا اور قرآنی سورتیں اور دعائیں زبانی یاد کرائیں۔ غرباء سے بڑی شفقت سے پیش آتی تھیں۔ حسب توفیق لباس، نقدی اور جنس سے ان کی امداد کرتیں اور ہمیں بھی غرباء کی خدمت کی نصیحت فرماتی رہتی تھیں۔ انہیں اس امر سے بہت تشویش ہوتی تھی کہ ان کی وفات خاکسار کی غیر موجودگی میں ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش پوری فرمائی اور مجھے اور میرے بیوی بچوں کو ان کی خدمت کی توفیق بخشی۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور محترمہ والدہ صاحبہ کو آخرت میں بھی خوش رکھے اور جنت الفردوس میں ان کے درجات بلند فرمائے۔

ہم ان کی جدائی سے بہت غمگین ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر عطا فرمائے اور نیکیوں کے راستہ پر قائم رکھتے ہوئے ہمارا انجام بخیر کرے۔ آمین

ضرورتِ اساتذہ

بعض بیرونی ممالک میں مندرجہ ذیل مضامین پڑھانے کے لئے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ ان مضامین میں ایم۔ اے / ایم۔ ایس سی کی سند رکھنے والے احباب درخواستیں بھجوائیں:۔

انگریزی۔ جغرافیہ۔ بیالوجی۔ ریاضی۔

درخواست دہندگان اپنی درخواستوں کے ساتھ ایک پاسپورٹ سائز فوٹو بھی بھجوائیں۔

(وکالتِ تبشیر)

اعلانِ نکاح

خاکسار کے برادرِ اصغر چوہدری محمد اکرم خان ابن ڈاکٹر محمد انور خان صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ کا عقدِ شرعی مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر ہمراہ عزیزہ صالحہ صبوحی بنت مکرم و محترم شیخ عبد القدیر صاحب لائلپور قرار پایا۔ مسجد فضل لائلپور میں بتاریخ ۱۰؍ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک مکرم و محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور نے ازراہ شفقت اس نکاح کا اعلان فرمایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ اِس نکاح کو ہر دو خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے اور یہ تعلق مثمر ثمراتِ حسنہ ثابت ہو۔ آمین۔

احبابِ کرام سے دعائے خاص کی درخواست ہے۔

(خاکسار۔ محمد اسلم خان۔ اسلام آباد)

شکریۂ احباب

۱۔ جیسا کہ اخبار الفضل کے ذریعہ احباب جماعت کو اطلاع مل گئی ہے ہمارے پیارے والد محترم مہاشہ فضل حسین صاحب (مصنف "ہند و راج کے منصوبے") حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے کراچی ہسپتال میں ۱۰؍ رمضان المبارک کو وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اِس موقعہ پر کثیر تعداد میں احبابِ جماعت اور مستورات اور ہمارے غیر از جماعت رشتہ داروں نے گھر آکر کراچی، ربوہ اور لاہور زبانی اور خطوط کے ذریعہ ہم سے اظہار ہمدردی کیا۔ میں ان تمام احباب کا بذریعہ الفضل اپنی طرف سے، اپنی والدہ صاحبہ اور بہن بھائیوں کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس غم کے موقعہ پر ہماری ڈھارس بندھائی اور ہمارے زخموں پر مرہم رکھا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

(ملک محمد صدیق (اسٹیشن ماسٹر) ۱۲؍۱ داتا نگر بادامی باغ۔ لاہور)

۲۔ میرے والد محترم ڈاکٹر عبد الاحد صاحب شالامار ٹاؤن لاہور ۳؍ ۷۵ کو وفات پا گئے تھے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اس موقعہ پر کثیر تعداد میں احباب جماعت نے گھر آکر اور خطوط و تاروں کے ذریعہ سے تعزیت فرمائی ہے۔ میں ان تمام احباب کا بذریعہ الفضل اپنی طرف سے، اپنی والدہ صاحبہ کی طرف سے اور اپنے بہن بھائیوں کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس غم کے موقع پر ہماری ڈھارس بندھائی اور زخموں پر مرہم رکھا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے۔ آمین

(ادریس احمد ابن ڈاکٹر عبد الاحد صاحب مرحوم شالامار ٹاؤن لاہور)

۳۔ ہمارے والد محترم چوہدری فتح محمد صاحب کی وفات پر بہت سے احباب اور بہنوں نے ہمارے گھر آکر اظہارِ افسوس کیا اور ہماری دلجوئی فرمائی۔ احباب نے بذریعہ خطوط اظہار افسوس کیا۔ خاکسار ان سب کا اپنی طرف سے اور اپنے بھائی، والدہ اور بہنوں کی طرف سے بذریعہ اخبار دلی شکریہ ادا کرتا ہے۔

(خاکسار عبد الرحمٰن عزیز۔ پاکپتن)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری ممانی محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم فیض احمد صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام (ہمشیرہ خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب) بیمار رہیں۔ ان کی رسولی کا اپریشن ہوا ہے۔ گو حالت تسلی بخش ہے تاہم ضعف بہت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفاء بخشے۔

(نور بیگم ہمشیرہ میاں محمد ابراہیم صاحب مبلغ امریکہ)

۲۔ خاکسار ایک پھوڑے کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہے۔ بعض دیگر عوارضات کی وجہ سے بھی طبیعت ناساز رہتی ہے۔

تمام احباب بزرگان و احباب جماعت سے التماس ہے کہ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ بجالانے کی اپنے فضل اور رحم سے توفیق بخشے۔ آمین۔

(پروفیسر بشارت الرحمٰن ایم۔ اے، ربوہ)

۳۔ خاکسار کی والدہ محترمہ آنکھوں کی بیماری میں کئی دنوں سے مبتلا ہیں۔ احبابِ جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک عبد المجید۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴